عبداللہ عباس ندوی

دینی مدارس اسلام کا معجزہ ہیں

دینی تعلیم کے مراکز اب نشانے پر ہیں' نشانہ موجودہ دنیا کی بڑی طاقت کا ہے۔ جس کے پاس آتش و آہن کا بڑا ذخیرہ ہے' دنیا کے مالیاتی نظام پر قبضہ ہے۔ وسائلِ اطلاعات پر جس کے کارندے چھائے ہوئے اور پوری دنیا میں اپنا جال بچھائے ہوئے ہیں۔ مشرق و مغرب کی حکومتیں جس کے سامنے لرزاں و ترساں ہیں۔ وہ حریف سمجھ رہی ہیں پھوس کے چھپر کے نیچے ٹاٹ اور چٹائی پر بیٹھے ہوئے چند بچوں کو اور ان کے معلموں کو' الزام یہ ہے کہ دنیا میں یہ دہشت گردی پھیلا رہے ہیں۔ خدا کا نام اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو زندہ کئے ہوئے ہیں۔ دہشت گردی یہ ہے کہ خدا کے علاوہ کسی کی طاقت تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ اور قتل و غارت گری کو برا سمجھتے ہیں۔ انسان کی حق تلفی اور اس کے حقوق کی پامالی کے یہ مخالف ہیں' ''فتنوں سے بچو'' ''فتنوں سے پناہ مانگو'' جنگ کرتے ہیں' انسان کے سر کی عزت کرتے ہیں' اور ہر انسان کو یکساں طور پر ایک مالک کا بندہ قرار دیتے ہیں اور تو اور یہ موت سے بھی نہیں ڈرتے' ان کو قتل کیجئے یا کچل دیجئے' نا قابل تصور انسان دشمنی کے مظاہرے کیجئے مگر یہ قال اللہ و قال الرسول ؐ کہنے والے اپنی جگہ سے ٹلتے نہیں' اور اپنے عقائد پر جمے ہوئے ہیں' ہٹتے نہیں۔...... یہی عقیدہ مسلم دشمنی کا سبب بنا ہے۔ امریکہ کے صدر نے جامع ازھر کے شیخ سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے نصاب بدل دیں' قرآن کا منتخب حصہ پڑھائیں جس کو یہود سمجھ سکیں۔ شیخ الازہر نے جرأت اور بیباکی کے ساتھ صدر امریکہ کی اس رائے کو نا قابل عمل قرار دیا۔ احتجاج کیا' اور آگاہ کر دیا کہ ازہر نہیں بلکہ پورے مصر کو تباہ و برباد کرنے کے بعد بھی اسلامی عقائد اور امن پسندی اور انسانی دوستی کی روح سلب نہیں کی جا سکتی' مصر کے بعد اب نمبر آیا ہے۔ برصغیر کے مدارس اور اسلامی درسگاہوں کا' پڑوسی ملک نے آج سے دس سال پہلے مدارس کے خلاف آواز اٹھائی اور مدارس کو چندہ دینے والوں سے احتجاج کیا۔ ہندوستان کے حکمراں مسلم دشمنی میں کسی سے کم نہیں۔ لیکن دور اندیش سیاستداں اور تجربہ کار ہیں' ان کو معلوم ہے کہ اتنی بڑی قوم کو سمندر میں غرق نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے ساتھ مل کر رہنا ہے۔ اور ان کے عقائد کو وہ برسہا برس سے نہیں بلکہ صدیوں سے دیکھتے آرہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی ابھی تک کوئی منفی قدم نہیں اٹھایا ہے' مگر طاقت کے نشے میں چور ''ورلڈ آرڈر'' کے پردہ میں شہنشاہ زمن اپنی خداوندیت کا امتحان لے رہے ہیں' اور سب سے پہلے ذرائع رزق پر پہرے بٹھا رہے ہیں' جیسا کہ معلوم ہے کہ مالیاتی نظام انکے ہاتھ میں ہے' جو افراد یا جماعتیں کارِ خیر میں تعاون کرنا چاہتی ہیں' ان کے ہاتھ پکڑنا' ان کو بے دست و پا کرنا پہلا آتشیں گولا ہے' جو اپنی دانست میں یہودی طاقت نے تیار کیا اور نصاریٰ نے داغنا شروع کیا ہے۔

تاریخ میں یہ پہلی بار مسلمانوں پر یورش نہیں ہے' انہوں نے اپنا خون بہایا ہے اور اتنا بہایا ہے کہ دجلہ اور فرات کے پانی کا رنگ بدل گیا تھا اور بیت المقدس کی سڑکوں پر اس درجہ مسلم خون کی ہولی کھیلی گئی کہ اونٹوں کے ٹخنے تک رنگین ہو گئے' لیکن اسلام صرف باقی نہیں بلکہ بڑھتا رہا' پھیلتا رہا' اور اس کے درخت برگ و بار لاتے رہے' دین کو سایہ اور پھل دیتے رہے اور تاریخ نے ان کے عزم و عزیمت کی داستانیں محفوظ رکھی ہیں۔...... یہ مدارس اسلام کا معجزہ ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہیں۔ ان کو کون مٹا نہیں سکتا۔ ان کا وجود سرمدی ہے' ان کی بقاء بقائے آسمانی ہے۔

مٹ نہیں سکتا کبھی مردِ مسلماں کہ ہے   اس کی اذانوں سے فاش سرِّ کلیم و خلیل